احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۱۲ | اتوار - ۱۸- ربیع الثانی - ۱۴۱۵ھ ' ۲۵- تبوک ۱۳۷۳ ھش ' ۲۵- ستمبر ۱۹۹۴ء

ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے

چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت' ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل در پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا' جبتک کہ کسی مزکّی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے۔ اول دروازہ جو کھلتا ہے' وہ گندگی دور ہونے سے کھلتا ہے۔ جن پلید چیزوں کو مناسبت ہوتی ہے وہ اندر رہتی ہیں۔ لیکن جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے' تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دور ہونی شروع ہوتی ہے' کیونکہ پاکیزہ روح کے ساتھ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں تعلق نہیں ہو سکتا جبتک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب تک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں! "خاک شو پیش از انکہ خاک شوی" پر عمل ہونا چاہئے۔ اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کر دے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۵۹)

درخواست دعا

○ مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت اطلاع دیتے ہیں

مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب میر ابن حضرت میر عبدالرحمان رینج آفیسر آسنور کشمیر (رفیق بانی سلسلہ احمدیہ) جرمنی میں بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری ظہور احمد ورک صدر جماعت احمدیہ باداپور ورکاں ضلع شیخوپورہ کا شیخ زید ہسپتال لاہور میں ۲۵ ستمبر کو پتے کا چوتھا اپریشن ہو رہا ہے۔ حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ پہلے تین اپریشن ہو چکے ہیں جو ناکام رہے۔ اپریشن کی کامیابی اور ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

قائدین و ناظمین
اطفال متوجہ ہوں

○ شعبہ مال اور وقف جدید کا عشرہ ۲۱ تا ۳۰ ستمبر ۹۴ء شروع ہو چکا ہے اس عشرہ میں وصولی سو فیصد کرنے کی پوری کوشش کریں اور نئے سال کے بجٹ بھی مکمل کر کے جلد مرکز بجھوائیں۔

(سیکرٹری وقف جدید و مال اطفال الاحمدیہ پاکستان)

خدا تعالیٰ تم سے محبت کرتا ہے اور چاہتا ہے
کہ تم بھی اس سے محبت کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ایک بزرگ تھے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہوئے کہ وہ رات دن عبادت اور ذکر الٰہی میں لگے رہتے تھے ان کی بیوی کچھ دنیاداری کا رنگ رکھتی تھی۔ اس نے جب دیکھا کہ گھر میں تنگی ہے اور یہ کوئی کام کاج نہیں کرتے تو اس نے ایک اور بزرگ کے پاس ان کی شکایت کی اور انہیں کہا کہ اپنے بھائی کو سمجھاؤ وہ سارا دن باہر بیٹھا رہتا اور ذکر الٰہی کرتا رہتا ہے اگر وہ گھر میں آئے تو اسے پتہ لگے کہ گھر کا کیا حال ہے اور کس تنگی سے گزارہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا بہت اچھا میں انہیں سمجھاؤں گا۔ چنانچہ ایک دن وہ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ آپ سارا دن اللہ ہی اللہ کرتے رہتے ہیں آخر آپ سوچیں کہ آپ کی بیوی کہاں سے خرچ لائے گی۔ اول تو مہمان نوازی کا بھی خرچ ہے۔ پھر آپ کا بھی کھانا ہے اور آپ کی بیوی اور بچوں کا بھی کھانا ہے ان اخراجات کے لئے وہ کہاں سے روپیہ لائے گی۔ آپ کو چاہئے کہ آپ کوئی کمائی بھی کیا کریں تاکہ گھر کی ضروریات پوری ہوں۔ وہ کہنے لگے۔ اگر آپ کسی کے گھر مہمان جائیں اور وہاں جاتے ہی کھڈی بننے لگ جائیں تو کیا میزبان کو غصہ نہیں آئے گا کہ یہ میری ذلت کر رہا ہے۔ جب یہ میرا مہمان تھا تو پھر اس نے اپنی روٹی کا فکر کیوں کیا۔ اسی طرح میں بھی خدا تعالیٰ کا مہمان ہوں۔ اگر میں نے اپنے ہاتھ سے کام کرنا شروع کر دیا تو خدا تعالیٰ یہ کیوں نہیں سمجھے گا کہ میرے اس بندے نے میری ہتک کی ہے۔ وہ بھی تیز طبیعت رکھتے تھے۔ انہوں نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگے۔ میں مان لیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں مگر رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمانی صرف تین دن کی ہوا کرتی ہے۔ پھر صدقہ اور مانگنے والی بات رہ جاتی ہے اور آپ نے تو اپنی عمر کا بیشتر حصہ اس مہمانی میں ضائع کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک بات بھول گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ (-) اللہ تعالیٰ کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ چونکہ مہمانی تین دن کی ہوتی اس لئے اگر مجھے تین ہزار سال کی عمر مل گئی تو میری مہمانی ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس سے پہلے پہلے میری مہمانی ختم نہیں ہو سکتی۔ اب دیکھو ان کے دوست نے انہیں خدا تعالیٰ کی محبت سے کھینچنا چاہا۔ ان کی بیوی نے بھی چاہا کہ وہ خدا تعالیٰ کا ذکر اور اس کی عبادت چھوڑ کر دنیا کمانے کی طرف متوجہ ہوں۔ مگر چونکہ صرف ان کے دل میں ہی خدا تعالیٰ کی محبت نہیں تھی بلکہ خدا خود ان سے محبت کرتا تھا اس لئے کوشش کے باوجود ان کے دل سے اس کی محبت نہ نکل سکی۔ یہ (دین حق) اور دوسرے مذاہب میں نمایاں فرق ہے دوسرے مذاہب کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرو اور (دین حق) کہتا ہے کہ بے شک تم بھی اس سے محبت کرو لیکن وہ خود بھی تم سے محبت رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ تم اس سے مل جاؤ۔ (از خطبہ ۳۰- مئی ۱۹۵۸ء)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۵۔ تبوک ۱۳۷۳ ھش ۲۵۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

اچھا سوچیں اور اچھا دیکھیں

کسی کا مکان گرا دینے سے اپنا مکان تو نہیں بن جاتا۔ اپنا مکان تو اپنا مکان بنانے ہی سے بنتا ہے۔ اور اس کے لئے تگ و دو بھی کرنی پڑتی ہے۔ اس بات کو اس رنگ میں بھی کہتے ہیں کہ کسی کی تخریب سے اپنی تعمیر تو نہیں ہو جاتی۔ یہ اصول زندگی کے ہر شعبے پر لگتا ہے۔ اور بالکل ٹھیک بیٹھتا ہے۔ تنقید آسان ہے۔ آپ ہر شخص میں اور ہر بات میں کیڑے نکال سکتے ہیں کسی شخص میں کیڑے ہونگے بھی لیکن نہ بھی ہوں تو نکالنے والا اپنے ذہن کے بے ڈھنگے پن کو کام میں لا کر کیڑے نکال سکتا ہے۔ کسی کی اچھائی کا اعتراف بہت مشکل ہے اگرچہ ہم سب چاہتے ہیں کہ ہماری اچھائیوں ہی کا ذکر ہو۔

اپنی کردار سازی کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اچھی باتوں کی طرف نظر رکھیں اور انہیں اپنائیں۔ اگرچہ بری باتوں سے بھی اس رنگ میں کردار سازی ممکن ہے کہ ان کو ترک کرنے کا عزم کیا جائے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ بری بات دیکھ کر اگر ہاتھ یا زبان سے روکی نہ جاسکے تو کم از کم دل میں تو اسے برا سمجھے۔ یہ برا سمجھنا عزم ہی کی ایک کیفیت ہے لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ بری بات کو دیکھ کر اسے ترک کرنا مشکل ہے اچھی بات کو دیکھ کر اسے اپنانا آسان ہے اور یہ اس لئے بھی کہ انسانی فطرت اچھائی کی طرف مائل رہتی ہے۔ بری بات تو اس وقت سرزد ہوتی ہے جب فطرت غلط راہ پر چل پڑتی ہے یا یوں کہئے کہ فطرت مسخ ہو جاتی ہے۔

دوسروں کی اچھائی کا اعتراف یوں بھی مفید ہے کہ اس سے دوسروں کو مزید اچھا بننے کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ بعض لوگ اچھائی اس لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ ان کی اچھائی کی پذیرائی نہیں ہوتی۔ بات تو اچھی نہیں ہے کیونکہ اچھائی کی پذیرائی ہو یا نہ ہو اچھائی بہر حال اچھائی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اچھائی اپنی جزا خود ہے پھر ہم اس بات کی طرف کیوں دیکھیں کہ ہماری اچھائی کی پذیرائی ہوتی ہے یا نہیں لیکن بہر حال بعض اوقات ایسا ہوتا ضرور ہے کہ پذیرائی نہ ہونے کی وجہ سے اچھائی ترک کر دی جاتی ہے۔

اگر ہم اچھائی کی پذیرائی کریں گے تو ہمارا اپنا عزم بھی پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جائے گا اور ماحول میں بھی اچھائی پھلنے پھولنے لگے گی اور اس طرح معاشرہ بہتر سے بہتر ہو جائے گا۔

پس آیئے ہم اپنی کردار سازی کے لئے دوسروں کی خامیوں کی طرف انگلی اٹھانے کی بجائے ان کی اچھائی کو اجاگر کریں۔ اور اگر ہم خود اس اچھائی سے محروم ہیں تو اپنے اندر بھی وہ اچھائی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اچھا سوچیں اچھا دیکھیں اور اچھا کریں یہی وہ نسخہ ہے جس سے ہم خود بھی بہتر کردار کے مالک بن سکتے ہیں اور معاشرہ کو بھی بہتر بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھا سوچنے۔ اچھا دیکھنے اور اچھا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جب بھی کسی کو ضد و تعصب سے کرتے ہیں قتل
مُلک کی شریانوں سے بہنے لگ جاتا ہے خون
جب تک دل آپس میں مل کر ایک نہیں ہو جاتے
بے مقصد ہیں چاہے کتنے بن جائیں قانون

ابو الاقبال

ہم اپنے آپ سے رُوٹھے تو ہم خود کو منانا بھول گئے
جس بزم سے اٹھنا مشکل تھا اس بزم میں جانا بھول گئے

پندار تو ہر ناکردہ گنہ کو سینے سے چمٹاتا ہے
بخشش کی دعا آتی ہے ہمیں پر ہاتھ اٹھانا بھول گئے

بے راہروی کو جینے کا مقصد تو نہ بننے دیں لیکن
ہم راہ سے ایسے بھٹکے ہیں اب راہ پہ آنا بھول گئے

وعدوں کے بھرم کی خاطر جو کر گزرے تھے ہر بات انہیں
اب کون بتائے اور کیسے وہ وعدہ نبھانا بھول گئے

جو اس آئنہ خانہ میں ہر وقت سنورتے رہتے تھے
وہ کالے گورے کی رنگت کا فرق مٹانا بھول گئے

جو چاند ستارے توڑ کے لانے کی امید میں جیتے تھے
وہ ریت کے ذروں کو بھی مٹھی میں ٹھہرانا بھول گئے

داغوں کی بہاروں کے جلووں سے باغ کچھ اتنا روشن ہے
ہم ایک چراغِ محفل بھی محفل میں جلانا بھول گئے

اس حال اور مستقبل نے نسیم اس طرح کیا مصروف ہمیں
ہم اپنے سنہرے ماضی کی یادیں دہرانا بھول گئے

نسیم سیفی

جس کے اخلاق اچھے نہیں اس کے ایمان کا خطرہ ہے

جس کے اخلاق اچھے نہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو) اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے۔ بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعارف

مولانا عبدالباسط شاہد

قادیان میں چھتیس سال

ضلع گجرات کے ایک چھوٹے سے گاؤں "بلانی" کا رہنے والا ایک یتیم بچہ جو ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ جس کا جماعت سے بھی کوئی تعلق نہ تھا۔ قادیان کے علمی ماحول کا چرچا سن کر وہاں پہنچا تو پھر وہیں کا ہو کر رہ گیا۔ تحصیلِ علم کا شوق کس طرح پورا ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی توجہ سے مسِ خام کس طرح کندن بنا اور بہت سی پرانی مگر بہت پیاری یادیں "قادیان میں چھتیس سال" میں مکرم خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی سابق ایڈیٹر الفضل نے درج کی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

جب میں پہلی دفعہ قادیان پہنچا تو مجھے خوب یاد ہے کہ میں کچھ مبہوت سا تھا۔ ایک تو عمر کے لحاظ سے۔ دوسرے اس وجہ سے ایک ایسے گاؤں سے اٹھ کر گیا تھا جو شہری ماحول سے دور۔ بالکل سادہ زندگی رکھتا تھا۔ تیسرے اس لئے کہ عوام سے قادیان کے متعلق عجیب وغریب قصے سنے ہوئے تھے۔ ان حالات میں پہلے پہل میں عجیب و غریب باتیں دیکھنے کا خواہش مند تھا مگر باوجود تجسس کے کوئی ایسی بات دیکھنے یا سننے میں نہ آئی اس کی بجائے جو کچھ مجھے نظر آیا وہ یہ تھا کہ چھوٹے بڑے سب پڑھنے پڑھانے میں مصروف دکھائی دیتے۔ بیوت میں۔ مدرسوں میں۔ گھروں میں۔ دوکانوں میں قرآن کریم بڑی کثرت سے پڑھا اور پڑھایا جاتا۔ آپس میں بڑی محبت اور پیار کا اظہار کیا جاتا۔ چھوٹے نہایت مودب تھے اور بڑے نہایت مشفق۔ چھٹائی اور بڑائی کا کوئی امتیاز نہ تھا اور تو اور امام جماعت کا دربار بھی ہوتا تو ہر شخص ایک ہی قسم کے فرش پر جہاں جگہ ہوتی اور جہاں جی چاہتا بیٹھ سکتا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سارے احمدیہ محلہ میں ایک ہی خاندان اور ایک ہی گھرانے کے لوگ آباد ہیں جو آپس میں ایسا قریبی اور گہرا تعلق رکھتے ہیں جو کسی ایک گھرانے کے لوگوں میں میرے دیکھنے میں نہ آیا تھا۔

اپنی تعلیم کے متعلق آپ لکھتے ہیں۔

سکول میں تعلیم پاناتو میں مشکلات کی وجہ سے چھوڑ چکا تھا ادھر ادھر سے کچھ پڑھنا شروع کیا "اور دینی تعلیم پانے کا کافی موقعہ مل گیا" مگر جس تعلیم و تربیت پر آپ زندگی بھر بجا طور پر نازاں رہے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

.... ایک خاص واقعہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ واقعہ آن کی آن میں گزر گیا لیکن وہ گھڑی اور وہ آن ایسی مبارک تھی کہ میری زندگی کی بنیاد اس وقت رکھی گئی کہ جس پر نہایت شاندار عمارت تعمیر ہوئی ایسی شاندار کہ تاریخ احمدیت میں اگر ہمیشہ کے لئے نہیں تو کم از کم ایک لمبے عرصہ تک وہ اپنی مثال آپ ہی ہوگی.....

وہ واقعہ یہ ہے کہ ایک دن حضرت میر صاحب (حضرت میر محمد اسحاق صاحب) حسبِ معمول بیت اقصیٰ ..... میں بیٹھے پڑھا رہے تھے۔..... گرمی کا موسم تھا..... ایک شخص نے آکر آپ کے ہاتھ میں ایک رقعہ دیا آپ نے لے کر پڑھا۔ میں آپ کے قریب ہی بیٹھا تھا۔ آپ نے میری طرف رقعہ بڑھایا اور بڑی شفقت سے مسکراتے ہوئے ایک لفظ پر انگلی رکھ کر فرمایا یہ پڑھو۔

درس کے مسودہ کی اصلاح کرانے کے سلسلہ میں میں (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کا خط دیکھتا اور پہچانتا تھا۔ رقعہ دیکھتے ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ (حضرت صاحب) کا لکھا ہوا ہے اور جب میں نے وہ لفظ پڑھا جس پر حضرت میر صاحب نے انگلی رکھی تھی تو میری خوشی اور مسرت کی انتہا نہ رہی وہ لفظ یہ تھا.... عزیزم غلام نبی..... اس وقت جی تو چاہتا تھا کہ ایک ایک کو یہ لفظ دکھاؤں اور خوشی کا اظہار کروں مگر میں نے ضبط سے کام لیا اور صرف مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد جوں جوں میں پڑھتا گیا خوشی اور حیرت کے ملے جلے جذبات میں گم ہوتا گیا....... ہائے یہ نہایت قیمتی تحریر جو میں نے سالہا سال تک بڑی احتیاط سے محفوظ رکھی اور........ جس کے متعلق میرا ارادہ تھا کہ آخری دم تک میں اسے محفوظ رکھوں گا۔ قادیان کو چھوڑتے وقت وہ بھی چھوٹ گئی ..... حضرت صاحب نے تحریر فرمایا تھا عزیزم غلام نبی ..... چونکہ خدا تعالیٰ نے میرے سپرد بہت بڑا کام کیا ہے اور اب الفضل کو ایڈٹ کرنے کے لئے وقت نہیں نکال سکتا اس لئے چاہتا ہوں کہ کچھ نوجوانوں کو اس کام کے لئے تیار کروں اور ان کے سپرد یہ کام کر دوں جو میں خود کیا کرتا تھا۔ لیکن قبل اس کے کہ میں کسی اور کو منتخب کروں تم کو...... موقع دیتا ہوں......"

میں نے...... بڑی کشمکش کے بعد چند الفاظ لکھنے کی کوشش کی اور وہ یہ تھے "........

(آپ) کا جو رقعہ ملا ہے اس کے متعلق نہایت ہی مودبانہ عرض ہے کہ میں تو اپنے آپ میں کوئی ایسی بات نہیں پاتا کہ اس قابل بن سکوں گا۔ لیکن یہ یقین رکھتا ہوں کہ (آپ) اگر ایک تنکے سے بھی کام لینا چاہیں تو خدا تعالیٰ اس میں اس کام کی اہلیت پیدا کر دے گا۔ میں ایک تنکے کی حیثیت سے یہ کہتے ہوئے اپنے آپ کو (آپ) کے قدموں میں پیش کرتا ہوں ؎

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حسابِ کم و بیش را"

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کی تربیت کس طرح فرمائی۔ محترم خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"...... جب کوئی چھوٹا موٹا مضمون لکھ لیتا تو موقعہ پر (حضرت صاحب) کی خدمت میں برائے اصلاح پیش کر دیتا اور (آپ) بڑی نوازش سے اسے درست فرما دیتے۔ ان دنوں (حضرت صاحب) تحریر کا کام فرش پر بیٹھ کر..... اس کمرہ میں کیا کرتے تھے جو گول کمرے کے نام سے موسوم تھا۔ حضرت صاحب مجھے وہاں طلب فرما لیتے کہ اس مضمون کو مفصل طور پر مرتب کر کے لاؤ۔ میں نوٹ پنسل سے جلدی جلدی لکھ لیتا اور پھر دفتر میں آ کر ان کی بناء پر مضمون مرتب کرتا اور اگلے دن (آپ) کی خدمت میں پیش کر دیتا (آپ) اس کی اصلاح فرماتے۔ نیز غلط الفاظ کی بجائے صحیح الفاظ سکھاتے۔ ان الفاظ میں سے ایک دو مجھے اب تک یاد ہیں مثلاً آپ نے فرمایا ناکامیابی غلط ہے ناکامی لکھنا چاہئے۔ مشکور غلط ہے اس کی بجائے شاکر یا ممنون لکھنا چاہئے.... حضرت صاحب وقتاً فوقتاً اس شفقت سے نوازتے رہے اور اس طرح مجھے مضمون نویسی کی وہ تربیت حاصل ہوئی جس کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں منفرد تھا کیونکہ میرے سوا کسی کو اتنا موقع میسر نہ آیا..... یعنی تہائی صدی سے بھی زیادہ الفضل کی ایڈیٹری کی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ان کی وفات (مارچ ۱۹۵۵ء) پر فرمایا:۔

"الفضل کے ابتدائی اسٹنٹ ایڈیٹر درحقیقت وہی تھے۔ ایڈیٹر میں خود ہوا کرتا تھا ..... ان کی تعلیم زیادہ نہیں تھی صرف مڈل پاس تھے مگر بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ میری جس قدر پہلی تقریریں ہیں وہ ساری کی ساری ان کی لکھی ہوئی ہیں وہ بڑے اچھے زود نویس تھے اور ان کے لکھے ہوئے لیکچروں اور خطبات میں مجھے بہت کم اصلاح کرنی پڑتی تھی۔ پھر وہ اخبار کے ایڈیٹر ہوئے اور ... زبردست ایڈیٹر ثابت ہوئے..... میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جماعت پر بہت بڑا احسان ہے اور جماعت ان کے لئے جتنی بھی دعائیں کرے اس کے وہ مستحق ہیں۔"

مطالعۂ کتبِ سلسلہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ حضرت صاحب نے اس امر کے متعلق خود بیان فرمایا ہے کہ کم از کم تین دفعہ ان کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ تین دفعہ مطالعہ کرنے کے بعد بھی ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات بہت مناسب ہے کہ حضرت صاحب کی کوئی نہ کوئی تصنیف ہمارے سرہانے یا چارپائی کے قریب تپائی پر موجود رہے اور رات کو سونے سے پہلے اس کا کچھ حصہ مطالعہ کر لیا جائے اس کے علاوہ یہ بات بھی نہایت ضروری ہے کہ انہی تصانیف میں سے اخذ کردہ امور کے متعلق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جو چھوٹا چھوٹا لٹریچر شروع سے چھپتا رہا ہے اور اب بھی خدا کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف زبانوں میں شائع ہو رہا ہے اس کا مطالعہ کیا جائے ہم سب اپنی اپنی زبان میں اس لٹریچر کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ جہاں تک چھوٹے لٹریچر کا تعلق ہے حضرت امام جماعت الاول (ہماری دعائیں آپ کے لئے) نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وصال کے بعد آپ نے اپنی کوئی تصنیف شائع نہیں کی۔ تاکہ توجہ زیادہ تر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف کی طرف مبذول رہے۔ البتہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں چھوٹے لٹریچر کو بہت مفید سمجھتا ہوں ایک چھوٹا سا رسالہ جو ایک ہی نشست میں آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے وہ خاصا مفید ثابت ہوتا ہے۔ کسی موضوع پر ایک ہی دفعہ چند باتوں کا علم حاصل کر لینے سے وہ موضوع ذہن میں پختہ ہو جاتا ہے۔ اور اصل مقصد یہی ہے کہ ان تمام کتب کے موضوعات ہمارے ذہن میں موجود رہیں تاکہ ہم ان کے متعلق بروقت اور برمحل بات کہہ سکیں۔ اور ضرورت کے مطابق ان پر عمل بھی کر سکیں ہماری جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے شروع ہی سے بہت سا چھوٹا لٹریچر پیدا کیا ہے اور اگر غور کیا جائے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ جماعت میں تسلسل کے ساتھ پھیلنے والا علم اسی چھوٹے لٹریچر سے حاصل کیا گیا ہے۔ خاکسار کو ایک واقعہ یاد آگیا کہ وکیل التبشیر صاحب ربوہ نے کچھ چھوٹا لٹریچر جو انگریزی زبان میں طبع کروایا گیا تھا خاکسار کو نائیجیریا بھیجا۔ میں نے لیگوس کے بشپ کے چیپلن کو جو انگریز تھے اور علم دوست تھے۔ اس لٹریچر کی کاپیاں بھجوائیں تو ان کا مجھے فون وصول ہوا کہ ان میں ایک کتاب ڈاکٹر مفتی محمد صادق کی ہے۔ میں اس کے متعلق آپ سے گفتگو کرنے کا خواہش مند

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

میری صحافت

اس کے بعد حضرت امام جماعت الرابع نے مجھے الفضل کا مدیر مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی جوان دنوں رخصت پر تھے۔ ان کی رخصت کے دوران میں اس کی ادارت کروں لیکن جب انہوں نے فراغت حاصل کرلی تو حضرت صاحب نے مستقل طور پر مجھے الفضل کا ایڈیٹر مقرر فرما دیا۔ اب مجھے تقریباً چھ سال ہوگئے ہیں کہ میں اس کی ادارت کر رہا ہوں۔

بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ صحافی کیا ہوتا ہے کیا وہ شخص جس کے پاس خاصا روپیہ ہو اور وہ اخبارات جاری کرے مثلاً اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ اخباروں کا مالک مرڈک Murdock ہے آسٹریلیا کے رہنے والے ہیں۔ اور انہوں نے بے تحاشا اخبارات اور نیوز ایجنسیاں اور بعض ریڈیو سٹیشن بھی خریدے ہوئے ہیں۔ کیا وہ صحافی ہے یا وہ لوگ جو ان کے اخباروں کو یا ویسے ہی دیگر اخباروں کو چلانے والے مدیر' نائب مدیر' رپورٹر' کالم نویس' کو صحافی کہتے ہیں۔ کیا صرف اخبارات میں لکھنے سے انسان صحافی بن جاتا ہے۔ یا اخبارات میں کام کرنے سے اجرت پر یا بلا اجرت صحافی بن جاتا ہے اخباروں میں تو اکاؤنٹنٹ اور کلرک بھی کام کرتے ہیں لیکن محض اس لئے کہ وہ اخبار میں کام کر رہے ہیں انہیں صحافی نہیں کہہ جاسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو اخبار کے ساتھ منسلک ہے اخبار کا کالم لکھتا ہے۔ اخبار کے لئے خبریں مہیا کرتا ہے۔ اخبار میں ادارئے لکھتا ہے۔ اسے صحافی کہا جاسکتا ہے۔ صحافی ایسے بھی ہیں جن کے لئے صحافت ایک ضمنی کام ہے۔ اور صحافی ایسے بھی ہیں جن کی ساری زندگی یہی کام کرتے گذرتی ہے۔ اس کی مثالیں آپ یوں لے لیجئے کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا محمد علی جوہر۔ یہ بھی اخبارات نکالتے تھے۔ انہوں نے اخبارات میں لکھا بھی ہے اور اپنے اخبارات جاری کرکے کافی عرصے تک ان کی ادارت بھی کی ہے یہ بھی صحافی تھے۔ لیکن صحافت ان کے لئے ایک ضمنی کام تھا باقی ان کے اور بہت سے کام تھے۔ جن میں یہ اپنے آپ کو مصروف رکھتے تھے۔ میں جب اپنے متعلق غور کرتا ہوں تو کبھی میں سوچتا ہوں کہ میں صحافی ہوں اور کبھی میں سوچتا ہوں کہ میں صحافی نہیں ہوں اور میں ان دونوں باتوں کے درمیان بعض اوقات سوچتے سوچتے پریشان بھی ہو جاتا ہوں۔ کہ میں نے اتنے اخباروں میں لکھا ہے اخبار جاری کئے ہیں اخباروں کی ادارت کی ہے پھر میں صحافی کیوں نہیں۔ لیکن جب میں اس بات پر غور کرتا ہوں کہ بنیادی طور پر تو مجھے حضرت امام جماعت الثانی نے ایک مربی کے طور پر نائیجیریا بھجوایا تھا اور میں نے اس وقت سے لے کر اب تک اپنے آپ کو ایک مربی ہی سمجھا ہے تو پھر میں اپنے آپ کو صحافی کیوں کہوں۔ لیکن جیسا کہ میں نے مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا محمد علی جوہر کی مثال دی ہے۔ ایسی ہی اور مثالیں بھی موجود ہیں تو صحافت میرے لئے ایک ضمنی کام ہے البتہ جب سے حضرت صاحب نے مجھے الفضل کے لئے مقرر فرمایا ہے میں صرف اور صرف الفضل ہی کا کام کرتا ہوں۔ دن رات کوشش کرتا ہوں۔ اپنی سی کوشش۔ کہاں تک کامیاب ہوتی ہے اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہتا البتہ میں "ایں سعات بزور بازو نیست" مضمون کی طرف توجہ دلا سکتا ہوں کیونکہ وہ داد و تحسین مجھے حضرت صاحب کی طرف سے ملی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس داد و تحسین کے بعد' مجھے کسی کے تبصرے یا تنقید کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں کیسا بھی صحافی ہوں خدا کے فضل سے الفضل کا کام کرتے ہوئے اپنے آپ کو صحافی سمجھنے کی سعادت پا رہا ہوں۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جب مجھے پتہ چلا کہ "تحریک جدید کو بند کرنے کے متعلق سوچا جارہا ہے تو میں نے فوری طور پر تعلیم و تربیت Talim-o-Tarbiyyat (فل سکیپ کاغذ پر) چھپوا کر احباب جماعت کے لئے ایک بلیٹن جاری کردیا۔ اس کے ایک دو شمارے ہی شائع کئے گئے تھے کہ تحریک جدید کو جاری رکھنے کا ارشاد ہوگیا۔ یہ بلیٹن سائیکلوسٹائل کیا تھا۔ اس کا ایک شمارہ میرے ریکارڈ میں موجود ہے۔

نائیجیریا میں ایک کتاب ۱۹۵۷ء میں Our movement چھپوائی گئی تھی۔ یہ کتاب ہالینڈ میں جس پریس میں طبع ہوئی تھی اس کا نام تھا۔

N. V. DE ZUID - HOLL. BOEK - EN HANDELSDRUKKERIJ Wagenstraat 70 - The Hague - Netherlands

کتاب کا عنوان تھا۔ Our Movement اس کے دیباچہ میں یہ تحریر تھا کہ Our Movement ایک ایسی کتاب ہے جسے پہلے دی ٹروتھ اخبار میں قسط وار شائع کیا گیا تھا۔ اس وقت اس مضمون کا عنوان تھا۔ (—) کے ایک عظیم پیروکار۔ اور یہ مضمون الیاس برنی کی کتاب قادیانی موومنٹ کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ قادیانی موومنٹ الیاس برنی نے خاکسار کی ایک کتاب "دین حق" پر تنقیدی ریویو کے جواب میں لکھی تھی۔ اس کتاب پر جو تنقیدی ریویو لکھا گیا تھا۔ وہ بھی اخبار دی ٹروتھ میں قسط وار شائع ہوا اور اس وقت اس کا عنوان تھا۔ وہ ایک ہاری ہوئی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے قادیانی موومنٹ کتاب لکھی۔ جو پہلے جنوبی افریقہ کے مسلم ڈائجسٹ میں قسط وار شائع ہوئی تھی۔ ان کے مضمون کا نام تھا۔ The Truth Is Truth less یعنی اخبار ٹروتھ میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ پیش لفظ کا اتنا حصہ یہاں نقل کرنے کے بعد ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگرچہ پروفیسر الیاس برنی صاحب کی کتاب قادیانی مذہب کا جواب تو ہماری جماعت کی طرف سے لکھا گیا تھا اور شائد مختلف رنگوں میں ہمیشہ لکھا جاتا رہے۔ لیکن پروفیسر صاحب۔ موصوف سے بلاواسطہ ایک دوسرے کے مضامین کے جواب میں مضامین شائع کرکے یہ دو کتابیں منصہ شہود پر آئیں۔ ان کی طرف سے قادیانی موومنٹ اور ہماری طرف سے Our Movement بعض اوقات خیال آتا ہے کہ شائد پروفیسر الیاس برنی صاحب کے ساتھ اس طرح کسی اور دوست کو جواب الجواب کے رنگ میں مسلسل مضامین لکھنے کا موقع نہیں ملا۔ یہ بھی ایک ایسی بات ہے جو اس خاکسار کو (نسیم سیفی) اخبار ٹروتھ کے ذریعے میسر آئی۔ اگر میرے پاس اخبار ٹروتھ نہ ہوتا تو میں یقیناً پروفیسر موصوف کی کتاب کا جائزہ نہ لے سکتا۔ مسلم ڈائجسٹ جو جنوبی افریقہ سے مسٹر محمد مکی شائع کرتے تھے۔ وہ ہمارے خلاف چیزیں اور مضامین شائع کرنے میں تو دلچسپی رکھتے تھے۔ لیکن یہ ممکن نہ تھا کہ ان کے رسالہ میں ہمارے خلاف چھپے ہوئے کسی مضمون کا ہمارا جواب وہ شائع کریں۔ گویا کہ اسے بھی میں اپنی صحافت کے کھاتے میں ڈالتا ہوں۔

اسی طرح ایک اور واقعہ بھی صحافت ہی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں میری عادت تھی کہ میں اخبار ٹروتھ کو دنیا کے مختلف ملکوں تک پہنچانے کی کوشش کرتا تھا۔ امریکہ میں یونائیڈ نیشنز کے سیکرٹری جنرل "لی" سے رابطہ پیدا ہوا۔ تو ان کے چیئرمین مسٹر ریمنڈ ڈن نے دی ٹروتھ کے لئے تربیتی مضامین لکھنے شروع کئے۔ ابھی ان کے کچھ ہی مضمون شائع ہوئے تھے کہ ان کی طرف سے مجھے ایک خط کی نقل ملی جو انہوں نے نوبل پیس پرائز دینے والی کمیٹی کے نام لکھا ہوا تھا۔ اور اس میں میرے سلسلے میں یہ ذکر کرکے کہ یہ بین الاقوامی طور پر امن کا داعش مند ہے اور مختلف فرقوں اور مذاہب کے آپس میں اتحاد اور اتفاق کا پرچار کرتا ہے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس شخص کا نام نوبل پیس پرائز کی فہرست میں درج کیا جائے اور غور کرتے وقت اس نام کو زیر غور لایا جائے۔ ان کا یہ خط میرے اخبار "دی ٹروتھ" کے ۱۹۵۴ء کے ایک پرچہ میں من و عن شائع ہوا ہے۔ اس اعزاز کو بھی میں اپنی صحافت ہی کا حصہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اگر میرے پاس نہ ہوتا تو اس انجمن کے ساتھ رابطے کا کوئی ذریعہ نہ بن سکتا تھا نہ وہ میرے اخبار کا مطالعہ کرتے۔ نہ وہ اس میں مضامین لکھتے اور نہ وہ میرے متعلق متعلقہ نوبل پیس پرائز کمیٹی کو خط لکھتے۔ بہر حال یہ بھی میں اپنی صحافت ہی کا ایک حصہ سمجھتا ہوں۔

صحافت ہی کے سلسلے میں ایک اور بات بھی پیش کرنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ چونکہ نائیجیریا میں میرے بچے مجھے دی ٹروتھ کے لئے ٹائپ کرتے کمپوز کرتے اس کے پروف پڑھتے۔ اس کی پیکنگ کرتے۔ پھر اسے ڈاکخانے بھجواتے دیکھتے تھے اس لئے انہیں بھی اس بات کا شوق پیدا ہوا کہ وہ بچوں کے لئے ایک اخبار جاری کریں۔ بچوں کے لئے چھپوا کر اخبار جاری کرنا تو خاصا مشکل تھا۔ لیکن انہوں نے ٹائپ کرکے اور اسے سائیکلوسٹائل کرکے چار فل سکیپ صفحوں کا ایک پرچہ جاری کر دیا۔ یوں کہہ لیجئے کہ وہ چلڈرن احمدیہ نیوز پیپر تھا۔ اس کا پہلا شمارہ جو انہوں نے سائیکلوسٹائل کرکے ادھر ادھر روانہ کیا اس کی ایک کاپی ابھی تک میرے پاس موجود ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بچوں کی صحافت میں اس چھوٹے سے پرچے کو جو صرف سائیکلوسٹائل کیا ہوا ہے ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور ان بچوں کی کوشش بھی میری صحافت کے ساتھ لگن کی طرف اشارہ کرتی ہی ہے اور شائد یہ بات تو میں پہلے کہہ چکا ہوں اور اگر نہیں کہی تو اب کہہ رہا ہوں کہ ایک عرصے تک اخبار "دی ٹروتھ" کا چلڈرن کالم میری بیٹی بشریٰ ایڈٹ کرتی رہی۔ یہ کالم بچوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاصا مقبول تھا۔ یوں تو اس اخبار کو بہت اچھے اچھے لکھنے والے ملے حتیٰ کہ پاکستان سے حضرت محترم قاضی محمد اسلم صاحب نے بھی خاص طور پر اس اخبار کے لئے مضامین بھجوائے اور ہم نے کئی نئے لکھنے والے بھی پیدا کئے جو آہستہ آہستہ اچھے لکھنے والے بن گئے لیکن ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کی نمائندہ فیملی کی ایک بیٹی جو لوکل مقامی اخباروں میں مضامین لکھا کرتی تھی اور جن کا نام مس سڈنی مری ہرٹ تھا اور جن کی شادی بعد میں محترم

باقی صفحہ ۷ پر

سلیم شاہجہانپوری

ڈزنی لینڈ/جنتِ ارضی یا خوابوں کی دنیا

کیا واقعی ڈزنی لینڈ پر جنت ارضی کا اطلاق ہو سکتا ہے اور کیا واقعی عجائبات سے پر یہ قطعہ ارضی خوابوں کی دنیا کہلانے کی مستحق ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب پانے کی توقع ان لوگوں سے ہرگز نہیں کی جاسکتی جو آج تک اس عجوبہ عالم سیر گاہ' عجائب گھر اور چڑیا گھر کی دید سے محروم ہیں۔ لیکن جو لوگ امریکہ کی خوبصورت ریاست کیلی فورنیا میں واقع اس خوبصورت ترین اور انتہائی دلکشی کی حامل بستی کا نظارہ بچشم شوق کرنے کی توفیق پا چکے ہیں وہ اپنے اپنے خیال اور ذوق مشاہدہ کے بعد اس کا آنکھوں دیکھا حال بیان کر سکتے ہیں۔ لیکن یہاں بھی سودا کا ایک شعر ذہن میں آکر مخلوق کے خیالات و تصورات کی رنگارنگی اور بوقلمونی کو سامنے لے آتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

سودا جو تیرا حال ہے ایسا تو نہیں وہ
کیا جانئے تو نے اسے کس حال میں دیکھا

بہرحال میں نے ڈزنی لینڈ کے اندر اور باہر جو کچھ دیکھا اور اپنے تصور میں اسے جیسا پایا اس کا ایک معمولی سا نظارہ آپ کو بھی کرا دینا چاہتا ہوں۔

مصور ڈزنی لینڈ مسٹر والٹ ڈزنی کا اپنا خیال ہے:۔

"ڈزنی لینڈ کبھی پایہ تکمیل کو نہ پہنچے گی۔ یہ اس وقت تک بڑھتی اور پھیلتی پھولتی چلی جائے گی جب تک دنیا میں تصورات کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔"

یہ اس اولوالعزم شخص کا قول ہے جس نے تصورات کی بوقلمونی کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے چہ جائیکہ ان تصورات کو عملی جامہ پہنا کر دنیا کی عجائبات میں ایک اور عجوبہ کا اضافہ کرنا۔

ڈزنی لینڈ کا تصور حقیقت کا روپ دھارنے سے برسوں پہلے والٹ ڈزنی کے دماغ میں پکتا رہا تھا۔ وہ ایک قصہ سنایا کرتا تھا کہ کس طرح وہ اپنی دونوں بیٹیوں کو ہفتہ کے روز تفریحی مقامات اور کھیل کے میدانوں میں لے جایا کرتا تھا۔ اس کو ہر ایسے موقع پر مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا تھا کیونکہ جس وقت اس کی دونوں بیٹیاں چکر لگانے والے جھولوں پر سواری کرتی تھیں تو بسا اوقات ان کی نوبت چالیس پھیروں تک پہنچ جاتی تھی۔ اس عرصہ میں والٹ اپنے منصوبے کے متعلق غور و حوض کرتا رہتا تھا۔

والٹ ایک ایسی شخصیت کا نام تھا جو ہمیشہ نئی سے نئی مہمات کا منتظر رہتا تھا اور وہ جلد ہی ایک ایسے منصوبے پر کام کرنے کے لئے تیار ہو گیا جس میں ایک مختلف النوع تفریحی پارک کا قیام شامل تھا۔ جہاں پہنچ کر والدین اور بچے اپنے روزانہ کے معمولات کو فراموش کر بیٹھیں اور مہمات اور تصورات کی دنیا میں گم ہو جائیں۔ اس کی کاوشیں رنگ لائیں اور کچھ عرصہ کے بعد اس کی چھوٹی سی جادو نگری ایک طلسمی دنیا میں تبدیل ہو کر دنیا والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال گئی جس کا روئے زمین پر نہ کوئی مثیل ہے نہ نظیر' فی الوقت دنیا کے کسی گوشے میں بھی آپ اس منفرد تفریحی اور معلوماتی قطعہ ارضی کا بدل تلاش نہیں کر سکتے۔ ایک سو ساٹھ ایکڑ کی ریتلی زمین پر پھیلے ہوئے مالٹے کے باغات کو روئے زمین کی بہترین مسرت گاہ بنا دینے کی مشکل ترین مہم فقید المثال کامیابی سے ہمکنار ہوئی اس بے مثال کامیابی کا راز جیسا کہ والٹ اکثر کہا کرتا تھا۔

"محنت سے عشق کرنے میں پوشیدہ ہے"

"ان تمام لوگوں کو جو اس مسرت آگیں وادی میں داخل ہوتے ہیں "خوش آمدید کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے"

۱۷۔ جولائی ۱۹۵۵ء کو اس موضاعاتی پارک کے افتتاح کے موقعہ پر تقریر کے دوران والٹ ڈزنی کے یہ الفاظ آج بھی وہی معنی رکھتے ہیں جو اس وقت رکھتے تھے۔ ڈزنی لینڈ ایسی جگہ ہے جہاں ہر طبقہ کے لوگ مسرت بھی حاصل کرتے ہیں اور معلومات بھی۔ ڈزنی کے اس قول پر ہم کوئی اضافہ نہیں کر سکتے۔ اس نے کہا:۔

"یہ (ڈزنی لینڈ) بچوں کی تفریح کے نئے معنی کا انکشاف کرے گی اور بڑوں کے لئے بھی خوشی کا ایک نیا تصور پیش کرے گی"۔

ڈزنی لینڈ میں داخل ہونے سے پیشتر ہم آپ کو ڈزنی ہوٹل کی خوبصورت اور فلک بوس عمارت سے متعارف کرانا ضروری سمجھتے ہیں جہاں روئے زمین کے تمام ملکوں کے باشندوں کے لئے قیام و طعام کا بہترین انتظام ہے۔ اس ہوٹل کے احاطہ میں مسافروں کی تفریح طبع کے سبزہ زار' باغات اور جھرنوں کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ شام ساڑھے آٹھ بجے اس ہوٹل کے ایک حسین گوشے میں ایک بڑے حوض کے اندر نصب فواروں کی سیر کا انتظام کیا گیا ہے۔ حوض کے سامنے لوہے کا ایک کٹہرہ ہے جہاں اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے بچے' بوڑھے' مرد اور خواتین جوق در جوق پہنچ جاتے ہیں۔ اس نظارہ کا نام "Dancing Water" ہے جس کا ترجمہ میں نے "رقصِ آب" کیا ہے اور اسی عنوان سے ایک خوبصورت نظم بھی لکھی ہے جو امریکہ میں بھی مقبول ہوئی اور پاکستان میں بھی۔

ان فواروں کی روانی پر کمپیوٹر کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے اور ایسا سماں پیدا کر دیا جاتا ہے کہ گویا آبی پریاں رقص کر رہی ہیں۔ ہر شخص اس نظارہ سے مسحور ہو کر رہ جاتا ہے لیکن جوں ہی یہ منظر نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو لوگ آنکھیں ملتے رہ جاتے ہیں۔ یہ شو

باقی صفحہ ۷ پر

The Critics

Whate'er I say, whate'er I do
Is judged by friends and foes apart
Some think of it as wonderful
Some hate it from the core of heart

I know the way they look at me
My words and deeds and thinking veins
Whoe'er is kind and full of love
His views encourage, endure; sustain

But as for those who take it dull
And think my work is waste

They look around to pick the faults
Their heart is full of hate
The truth is this, you daren't deny
That love adores, admires
To talk of good and give it praise
It never stops, nor tires

Whate'er the eye of hate can see
It's charm and glamour is lost
It looks as if a duller thing
Has never existed in recent past

Then why should I be worried and sad
For all, the people say and do
'Tis good that I should continue
And let them do their talking too

نقاد

میں جو کچھ بھی لکھتا ہوں
میں جو کچھ بھی کرتا ہوں
اس کے متعلق دوست اور دشمن الگ الگ زاویوں سے سوچتے ہیں
بعض سمجھتے ہیں کہ یہ باتیں شاندار ہیں
بعض دل کی گہرائی سے ان سے نفرت کرتے ہیں
میں جانتا ہوں کہ وہ مجھے کن نظروں سے دیکھتے ہیں
میری کہی ہوئی باتیں میرے کئے ہوئے کام اور میرے خیالات کی رو
جو لوگ مہربان ہیں اور جن کے دل محبت سے معمور ہیں
ان کے خیالات میری حوصلہ افزائی کا باعث بنتے ہیں
مجھے کام جاری رکھنے پر آمادہ رکھتے ہیں
اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے
جو میری باتوں کو بے رنگ و نور سمجھتے ہیں
اور جن کا یہ خیال ہے کہ میں جو کچھ بھی کرتا ہوں اپنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے
وہ چاروں طرف نظر دوڑاتے ہیں تاکہ غلطیوں کی نشان دہی کر سکیں
ان کے دل نفرت سے معمور ہیں
حقیقت یہ ہے اور کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا
کہ جہاں تک محبت کا تعلق ہے یہ داد و تحسین برساتی ہے
اور اچھا سمجھتی ہے
کسی اچھائی کا ذکر کرنا اور اس کی تعریف کرنا
ایسی بات ہے جس سے نہ یہ رکتی ہے نہ تھکتی ہے
نفرت کی آگ جو کچھ دیکھتی ہے اس کی خوب صورتی ختم ہو جاتی ہے
یہ سمجھتی ہے کہ دیکھی جانے والی چیز ایسی بے رنگ و نور ہے
کہ ماضی قریب میں ایسی چیز کبھی کہیں پائی نہیں گئی
پھر میں کیوں پریشان ہوتا ہوں
اور مجھے افسردگی کیوں لاحق ہوتی ہے
محض اس لئے کہ لوگ میرے متعلق کچھ کہتے ہیں
اور کرتے ہیں
بات یہ ہے کہ جو اچھائی میں کر سکتا ہوں
وہ مجھے جاری رکھنی چاہئے
اور لوگ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ بھی کہتے رہیں

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سابق صدر کارٹر کی ایک اور کامیابی

امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر اگرچہ قریباً چودہ سال پہلے سابق صدر ریگن سے الیکشن ہار گئے تھے اور ان چند امریکن صدور میں سے تھے جو اپنی پہلی ٹرم کے بعد الیکشن ہار گئے تھے۔ ایران میں امریکی سفارت کاروں کو یرغمال بنایا جانا اور ان کی رہائی میں ناکامی ان کی صدارت کو لے ڈوبی تھی۔ لیکن حال ہی میں دو اہم سفارتی کامیابیاں انہوں نے ایسی حاصل کی ہیں جو عالمی سطح کی ہیں اور جس کے بعد ان کا نام عالمی ذرائع ابلاغ کے سامنے ایک بار پھر روشن ہو کر آگیا ہے۔

سابق صدر مسٹر کارٹر کی پہلی کامیابی شمالی کوریا کو اس کا ایٹمی پروگرام منجمد کرنے پر راضی کرنا تھی، جس سے اس علاقے میں ایک خطرناک بحران ٹل گیا اب شمالی کوریا اور امریکہ کے درمیان بات چیت جاری ہے۔

مسٹر کارٹر کی حالیہ کامیابی ہیٹی کے فوجی حکمرانوں کو اقتدار سے دستبردار کرانے پر راضی کرنا ہے۔ مسٹر کارٹر نے دو دن کی گفتگو کے بعد اس میں کامیابی حاصل کی۔ چنانچہ ١٥۔ اکتوبر کو موجودہ حکمران اقتدار اور ملک چھوڑ جائیں گے اور سابق صدر دوبارہ اقتدار سنبھال لیں گے۔

اس کامیاب بات چیت کے بعد عرصہ تین سال سے جاری بحران ختم ہو گیا ہے۔ اگرچہ امریکی فوج جزیرے پر اتر گئی ہے مگر پر امن طور پر۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا اور بیش قیمت جانیں محفوظ رہی ہیں۔ صدر کلنٹن نے فتح بھی حاصل کر لی ہے اور بدنامی سے بھی بچ گئے ہیں۔ بلاشبہ اس میں سابق صدر جمی کارٹر کی سفارتی صلاحیتوں کا بڑا ہاتھ ہے۔

☆ O ☆

مسلمانوں اور سربوں کو ہوائی حملے کی دھمکی

بوسنیا میں اقوام متحدہ کی فوج کے کمانڈر جنرل مائیکل روز نے مسلمانوں اور سربوں کو دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے سراجیوو کے اردگرد جنگ بند نہ کی تو وہ دونوں فریقوں پر بمباری کریں گے۔ اگرچہ جنرل روز کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ "مناسب قدم اٹھائیں گے" لیکن اقوام متحدہ کے عہدیداروں نے اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس کا مطلب بمباری کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ کام نیٹو کے فوجی طیارے انجام دیں گے۔

جنرل روز نے فریقین کا ایک فوری اجلاس بھی سراجیوو ائرپورٹ پر طلب کر لیا ہے۔ تاکہ جنگ بند کروائی جا سکے۔ یہ دوسرا موقعہ ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کے کمانڈر نے بوسنین مسلمانوں کو ہوائی حملوں کی دھمکی دی ہے۔

یہ دھمکی گزشتہ دنوں کی اس لڑائی کے بعد دی گئی ہے جو سراجیوو کے شمال مشرق میں ہوئی اور جو جنگ بندی کے بعد سے شدید ترین جنگ تھی جس میں ٣ فوجیوں سمیت کل ١٢۔ افراد زخمی ہوئے۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ جنگ کا آغاز بوسنین افواج نے کیا تھا۔ جس کے جواب میں سربوں کی افواج نے بھی کارروائی کی تھی۔ ٩ فروری ١٩٩٤ء کو فریقین میں یہ معاہدہ طے پایا تھا کہ سراجیوو کے اردگرد ٢٠ کلومیٹر تک کا علاقہ غیر فوجی اور غیر جنگی علاقہ ہو گا۔ حالیہ لڑائی اس معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔

جنرل روز نے کہا کہ دونوں اطراف کو فوراً جنگ روک دینی چاہئے کیونکہ اس سے سراجیوو کی سویلین آبادی کو خطرہ لاحق ہے۔

بوسنیا کے وزیر اعظم مسٹر حارث سلاجک نے جنرل روز کے اس بیان پر شدید تنقید کی ہے اور اسے ظالم کی حمایت کے مترادف قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چاہئے تو یہ تھا کہ نیٹو کی افواج سربوں کو دھمکی دیتیں لیکن انہوں نے دونوں فریقوں سے ایک جیسا سلوک کیا ہے۔

بوسنین مسلمانوں کے ساتھ یہ سلوک دیر سے جاری ہے کہ ان کو اور جارح سربوں کو ایک جیسے سلوک کا نشانہ بنایا جاتا ہے حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ بوسنین مسلمان مظلوم ہیں ان کے لاکھوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں ان کا بڑا علاقہ سربوں کے قبضے میں ہے اور لاکھوں افراد ملک چھوڑ کر پناہ گزین بننے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ سربوں نے مسلمانوں پر نہایت ظالمانہ مظالم ڈھائے ہیں۔

ان سب باتوں کے باوجود اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بھی دونوں پر یکساں طور پر اسلحہ کی فراہمی پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ اور جیسا کہ سب جانتے ہیں اس سے مسلمانوں ہی کو زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ مگر اس کے باوجود عالمی برادری ظالم اور مظلوم کو ایک جیسے سلوک کا نشانہ بنانے پر تلی ہوئی ہے۔

☆ O ☆

ایک قابل تعریف سمجھوتہ

روس اور چین نے ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں جس کی رو سے دنیا کا ایک سخت ترین مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ روس اور چین کا سرحدی تنازعہ بالآخر طے پا گیا۔ پہلی بار دو بڑے ملکوں کی سرحدات کا معاملہ حل ہو گیا ہے۔ ١٩٦٩ء میں اس مسئلے پر دونوں ملکوں کے درمیان تصادم بھی ہو چکا ہے۔ اور سالہا سال پر پھیلے ہوئے لمبے عرصے میں دونوں ممالک اس سرحدی تنازعے پر مذاکرات کرتے رہے ہیں جن کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا تھا۔ ٣ ستمبر کو طے پانے والے معاہدے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک ایک دوسرے کے خلاف ایٹمی میزائلوں سے حملہ نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی کسی اور طریقے سے ایک دوسرے کے خلاف طاقت استعمال کریں گے۔ گویا کہ یہ ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہے۔ دونوں ممالک اپنی اپنی سرحدوں پر متعین فوجوں کی تعداد میں بھی نمایاں کمی کریں گے۔

ماضی میں زاروں کے وقت سے لے کر کمیونسٹ حکومتوں تک روس اپنے ہمسایوں کے لئے دہشت بنا رہا۔ روس نے اربوں روبل کے خرچ سے افواج اور فوجی ساز و سامان کا انبار اکٹھا کر رکھا تھا۔ جواباً چین اور یورپی ہمسایوں کو بھی اسلحہ کی اس دوڑ میں شریک ہونا پڑا۔ لیکن کمیونسٹ حکومت کے خاتمے اور سوویت یونین کے ٹکڑے ہونے کے بعد اب صورت حال بدل چکی ہے اب روس چین کے ساتھ تجارت کا سب سے بڑا پارٹنر بن چکا ہے۔ روس نے اپنے قدیم یوروپی دشمنوں کے ساتھ ایٹمی ہتھیار استعمال نہ کرنے کے معاہدے کر لئے ہیں۔ مشرقی یورپ کے ممالک سے روس کی فوجیں واپس آچکی ہیں۔ دونوں بڑے ممالک نے یہ معاہدہ کر کے چھوٹے اور بڑے سبھی ملکوں کے لئے ایک قابل تعریف مثال قائم کر دی ہے۔

☆ O ☆

آئرلینڈ میں ریفرنڈم

آئرلینڈ کے وزیر اعظم نے برطانیہ کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے کہ شمالی آئرلینڈ کے مستقبل کے تعین کے لئے ریفرنڈم کرایا جائے گا۔ انہوں نے اس قدم کو آئرلینڈ میں امن کے حصول کی طرف ایک منطقی پیش رفت قرار دیا ہے۔

آسٹریلیا کے دورے پر گئے ہوئے آئرش وزیر اعظم نے شمالی آئرلینڈ اور جنوبی آئرلینڈ میں بیک وقت ریفرنڈم کا امکان ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ شمالی اور جنوبی آئرلینڈ میں بیک وقت ریفرنڈم سے صورت حال بالکل واضح ہو جائے گی اور امن کے مقاصد کو ٹھوس تقویت حاصل ہو گی۔ رائے عامہ کے تجزیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ شمالی آئرلینڈ کے لوگ برطانیہ میں ہی رہنے کو ترجیح دیں گے لیکن آئرلینڈ کے وزیر اعظم کا خیال ہے کہ ابھی متحدہ آئرلینڈ کا قیام اس نسل کے دور میں تو ممکن دکھائی نہیں دیتا۔

☆ OOO ☆

ہمارا تو سارا مدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے (صاحب ایمان) ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (صاحب ایمان) کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔ ہم نے ایک دفعہ ایک اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک تھانیدار کے ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح چبھ گیا۔ پنسل میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر میں اس کے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہو گیا بڑھتے بڑھتے ورم اس قدر بڑھ گیا کہ کہنی تک جا پہنچا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سہ چند بوجھ ہو گیا ہے۔ فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے۔ تم اگر اس کو کٹانے پر راضی ہو تو جان بچ جائے گی ورنہ نہیں۔ تھانے دار کٹانے پر راضی نہ ہوا۔ اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مر گیا۔ ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل لگ گئی۔ ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہو گیا ہے تو ہمیں وہ قصہ یاد آگیا۔ میں نے اسی جگہ سے دعا کرنی شروع کر دی۔ گھر پہنچنے تک برابر دعا ہی کرتا رہا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب میں گھر پہنچا تو ورم کا نشان تک بھی نہ تھا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے

جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے' لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی اسکی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ صفحہ ۳

ہوں۔ آپ کسی وقت میرے ہاں آجایئے میں نے چیلپن صاحب سے کہا کہ کسی اور وقت پر یہ بات کیوں چھوڑی جائے۔ میں ابھی آنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ کچھ حیران بھی ہوئے اور مسکراتے ہوئے انہوں نے مجھے ٹیلیفون پر کہا۔ ایسی جلدی تو کوئی نہیں لیکن آپ جب بھی آئیں میں آپ کو خوش آمدید کہوں گا۔ میں اسی وقت اپنے دفتر سے اٹھا اور نائیجیریا جماعت کے شائع کردہ چند ایک چھوٹے چھوٹے پمفلٹ اپنے ساتھ لے کر ان کے پاس پہنچ گیا۔ جب بات شروع ہوئی تو میں نے ایک ایک کر کے اپنے دس بارہ پمفلٹ ان کی میز پر رکھ دیئے۔ وہ دیکھتے جاتے تھے مسکراتے تھے۔ آخر مجھ سے کہنے لگے کہ آپ کے مشن کو ہماری کوششوں پر یہی برتری حاصل ہے کہ آپ اس چھوٹے لٹریچر کے ذریعہ عوام الناس تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور جنہیں یہ لٹریچر ملتا ہے وہ زیادہ وقت لگائے بغیر اسے پڑھ بھی لیتے ہیں اور اسے سمجھ بھی لیتے ہیں یعنی اس کا پڑھنا بھی آسان اور اس کا سمجھنا بھی آسان' وہ اٹھے اور انہوں نے اپنی الماری میں سے مجھے مطالعہ کے لئے ایک کتاب دی جو تقریباً تین چار سو صفحات کی تھی۔ کتاب تو میں نے لے لی لیکن میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ میرے پاس اتنی موٹی کتاب کے پڑھنے کا وقت ہی کہاں ہے۔ میں اس کی ورق گردانی تو کروں گا۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اسی طرح ورق گردانی کر کے میں نے وہ کتاب انہیں واپس کر دی۔ چند دنوں کے بعد میں نے ایک انگریزی روزنامے میں اشتہار دیکھا جو انہی کے مشن کی طرف سے تھا اور جس میں اپنے ہم مشربوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ ان کے مشن کو چھوٹا چھوٹا لٹریچر تیار کرنے کے لئے علم دوست لوگوں کی ضرورت ہے۔ وہ آگے آئے ہوں گے اور انہوں نے بھی لٹریچر تیار کیا ہو گا لیکن یہاں صرف یہ بات کہنا مقصود ہے کہ حضرت امام جماعت الاول (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کا یہ فرمانا کہ چھوٹا لٹریچر بڑا مفید ہے ایک نہایت ضروری بات ہے۔ ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا بالاستیعاب مطالعہ کرنا چاہئے بلکہ کوئی نہ کوئی کتاب ہر وقت ہمارے قریب رہنی چاہئے۔ لیکن ان کتب کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جو لٹریچر انہی کتب کا مرہون منت ہے اور جسے جماعت نے اس لئے شائع کیا ہے کہ وہ تھوڑے سے وقت میں پڑھا جا سکے۔ اس کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اب خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں بہت سا ایسا لٹریچر شائع ہو رہا ہے آیئے ہم سب اس کی طرف بھرپور توجہ دیں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے مانوس کروائیں۔

بقیہ صفحہ ۴

مبارک احمد ساقی کے ساتھ ہو گئی۔ انہوں نے بھی اخبار ٹروتھ کے لئے ایک ہفتہ واری کالم لکھنا شروع کر دیا۔ ہم ان کی ان تحریروں کو ہمیشہ اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتے رہے۔ حالانکہ اس وقت وہ جماعت میں شامل نہیں تھیں۔ لیکن بعد میں جب میری تحریک پر وہ جماعت میں شامل ہوئیں تو میں نے ان سے گذارش کی کہ اب وہ دین حق کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار ایک تحریر کی صورت میں کریں چنانچہ انہوں نے مجھے ایک تحریر بھجوائی

A Western Woman's View

on (deen-e-Haq) یہ تحریر میں نے نائیجیریا میں ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کی۔ اور ربوہ میں وکالت تبشیر نے یہ تحریر پمفلٹ کی صورت میں شائع کی۔

بقیہ صفحہ ۵

روزانہ ساڑھے آٹھ بجے شب پیش کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس شو سے ایک گھنٹہ قبل آتشبازی کا مظاہرہ بھی کیا جاتا ہے جو بجائے خود قابل دید اور دلفریب نظارہ ہے۔ آتشبازی کی ہوائیاں مسلسل چھوڑی جاتی ہیں جو فضا میں جا کر پھٹتی اور نورانی دائروں کی صورت میں بہار دکھاتی ہیں۔

ڈزنی لینڈ میں داخلہ کے لئے پانچ ڈالر کا ٹکٹ خریدنا ضروری ہے۔ داخلہ کے علاوہ پھر اور کوئی فیس نہیں لی جاتی اندر داخل ہونے کے بعد آپ الف لیلائی مناظر کی دنیا میں گم ہو جاتے ہیں۔ جس طرف نظر ڈالیں بہار ہی بہار اور نظارے ہی نظارے آپ کے دامن کو دل کو اپنی طرف کھینچتے نظر آئیں گے۔

طلسمی قلعہ میں داخل ہوں تو ہر طرف شام کے دھندلکوں میں ہر موڑ پر بلائیں اپنے جبڑے کھولے آپ کی منتظر نظر آئیں گی۔ کبھی فائرنگ کی آواز سے آپ چونک پڑیں گے لیکن چند ہی لمحوں میں یہ خوفناک آوازیں غار کی پہنائیوں میں گم ہو کر دم توڑتی سنائی دیتی ہیں۔ عجیب عجیب نظاروں سے سابقہ پڑتا ہے۔ اگر ہر ایک منظر کی جزئیات میں جائیں تو حیرت انگیز طلسمات کا ایک دفتر تیار ہو سکتا ہے جو "طلسم ہو شربا" کے حیرت ناک افسانوں کو حقیقت میں تبدیل کر دینے کا ضامن بن سکتا ہے۔ اگر ہم طلسمی دنیا کے مختلف النوع مناظر کی صرف فہرست ہی تیار کرنا چاہئیں تو اس کے لئے بھی کافی وقت درکار ہو گا۔ فی الحال ہم آپ کو ڈزنی لینڈ کے ایک قدرے سنسان گوشہ کی سیر کرانے پر اکتفا کریں گے۔ اس گوشہ میں پرانے طرز کی ایک دو منزلہ عمارت نظر آتی ہے۔ یہ کوئی خوبصورت یا جاذب نظر عمارت نہیں ہے اوپر جانے کے لئے ایک لکڑی کا زینہ ہے۔ بیک وقت آٹھ سیاح اوپر جاتے ہیں اور ایک ہال نما کمرے کے اندر داخل ہو کر دیوار سے لگے ہوئے صوفوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کمرہ بالکل تاریک ہے اور اندر کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ ابھی آپ کو بیٹھے ہوئے چند منٹ ہی گذرے ہوں گے کہ کمرے کی چھت کے ایک کونے سے ایک چغادری طوطے کی آواز آئے گی اور فلش لائٹ کی روشنی میں آپ اس طوطے کو انگریزی کا ایک فقرہ بولتے ہوئے سنیں گے۔ معاً" چھت کے دوسرے کونے سے بھی ایک دوسرے چغادری طوطے کی آواز سنائی دے گی اور فلش لائٹ اس تاریک گوشہ کو بھی روشن کر دے گی۔

ان اساتذہ فن شاعروں (طوطوں) کے دو مصرعے بول دینے کے بعد معاملہ ختم نہیں ہو جاتا بلکہ تیسرے گوشے میں اپنے جہازی پنجرے میں بیٹھے ہوئے تیسرے شاعر طوطے کی منقار بھی کھلتی ہے اور وہ اس رباعی کا تیسرا مصرعہ تحت اللفظ سنا دیتا ہے پھر چھت کے چوتھے کونے میں سماعت فرمانے والے چوتھے شاعر (طوطے) کی باری آتی ہے اور وہ اس رباعی کا چوتھا مصرعہ اس انداز سے ارشاد فرماتا ہے کہ سارا حال داد تحسین کی آوازوں سے بھر جاتا ہے ہر طرف روشنیوں کا سیلاب آجاتا ہے اور چھت میں لٹکے ہوئے سینکڑوں پنجروں کے اندر سے سامعین (مختلف رنگ و نسل کے پرندے) داد تحسین دیتے نظر آتے ہیں اور یہ ہال نما کمرہ ایک مشاعرے کا سماں پیش کرتا ہے۔ پرندے اپنے اپنے پنجروں کے اندر سے اپنی خوشی کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں اور پھر چند لمحات کے اس ہنگامہ داد تحسین پر تاریکی اور خاموشی کی ایک دبیز چادر پھیل جاتی ہے اور وہاں بیٹھے ہوئے تماشائی آنکھیں ملتے رہ جاتے ہیں گویا

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مقصودہ نثار صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نثار احمد وڑائچ صاحب بعمر ۳۰ سال چک ۹ فورڈ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولپور مختصر علالت کے بعد مورخہ ۹۴-۸-۱۱ کو انتقال کر گئیں۔ آپ نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم شیخ اللہ بخش صاحب (وفات یافتہ) (آف قادیان) کی بڑی بہو مکرمہ حمیدہ رانا صاحبہ اہلیہ شیخ محمد رمضان صاحب کینیڈا میں اپنے بڑے بیٹے محمد نعمان صاحب کے پاس بقضائے الٰہی مورخہ ۹۴-۸-۷ کو وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

شجرکاری مہم

○ موسم برسات کی شجرکاری کی مہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ربوہ میں شروع ہو چکی ہے۔ اہالیان ربوہ کی سہولت کے لئے "گلشن احمد نرسری" نزد سوئمنگ پول فیکٹری ایریا ربوہ میں ہر قسم کے پودہ جات ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ گلشن احمد نرسری کے اوقات کار صبح سات بجے تا شام سات بجے ہیں۔ احباب کی مزید سہولت کے لئے نرسری جمعہ کے روز بھی کھلی ہوتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر شجرکاری مہم میں شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں۔

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •

• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعائیت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔

• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ' اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی انگلش میں METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیور یو ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون:
04524-771
04524-211283
فیکس
92-04524-212299

خبریں

ربوہ: 24- ستمبر-1994ء
دن کو تیز دھوپ گرمی کا احساس پیدا کردیتی ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی کا اجلاس اپوزیشن کی شدید ہنگامہ آرائی کی نظر ہو گیا صرف ۲۰ منٹ کارروائی جاری رہی۔ بعض ارکان نشستوں پر کھڑے ہو گئے۔ اسمبلی کا ایجنڈا اور دیگر کاغذات سپیکر کی جانب اچھال دیئے۔ جو فرش پر بکھر گئے۔ ایک رکن نے کتابوں کا وزنی بنڈل بھی سپیکر کی طرف اچھال دیا۔ ایوان مچھلی منڈی بن گیا۔ ۲۰ ستمبر کی ہڑتال کے دوران پولیس تشدد کے خلاف قرارداد کی اجازت نہ ملنے پر ہنگامہ شروع ہو گیا سپیکر پر شدید جانبداری کے الزامات لگائے گئے۔ سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا کہ اپوزیشن کے ارکان اجلاس چلانے نہیں بلکہ ہنگامہ کرنے آئے ہیں۔ اپوزیشن کے مسٹر پرویز الٰہی نے الزام لگایا کہ ہماری ۵۰ تحریکات آپ نے چیمبر میں ختم کر دیں۔ اپوزیشن کے اراکین بے نظیر کے خلاف اور حکومتی اراکین نواز شریف کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے۔ اپوزیشن ارکان نے سپیکر کو دھمکی دی کہ ہم اجلاس نہیں چلنے دیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف کے بارے میں حکومتی پالیسی میں تبدیلی آرہی ہے۔ اب ان کو گرفتار کرنے پر غور ہو رہا ہے۔ حساس اداروں نے بتایا ہے کہ آنے والے دنوں میں نواز شریف نے زبردست ایجی ٹیشن کا پروگرام بنایا ہے جو انتہائی جارحانہ ہو گا۔

○ گیس کے نرخوں میں سو فیصد اضافے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔

○ بے نظیر بھٹو نے ایم کیو ایم کے ساتھ مفاہمت کرنے کے لئے گرین سگنل دے دیا ہے۔ مذاکرات کا دوسرا راؤنڈ اسلام آباد میں ہو گا۔

○ ڈسکہ کے قریب مسافروں سے بھری ہوئی ویگن نہر میں جاگرنے سے ۱۳۔ افراد ہلاک ہوگئے۔

○ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ عدلیہ سے انتظامیہ علیحدہ ہو چکی ہے اب کوئی مجسٹریٹ کسی فرد کا ریمانڈ نہیں دے سکتا۔ عدالت نے پلاٹ سکینڈل کے ایک ملزم میاں توفیق کا ریمانڈ ختم کر کے انہیں رہا کر دیا۔

○ اقبال ٹاؤن لاہور کی مسجد خدیجہ میں بم کے دھماکے سے ۲۔ افراد شہید اور ۴ زخمی ہو گئے۔

○ کراچی میں عورت سمیت ۴۔ افراد کو قتل کر دیا گیا۔ ۱۴۴۔ افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔

○ ملک بھر میں کرنسی نوٹوں پر شرانگیز فرقہ وارانہ نعرے تحریر کرنے کا رجحان خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے اس وقت ہزاروں نوٹوں پر مخصوص مذہبی فرقوں کی طرف سے دوسروں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے والے نعرے اور عبارات لکھی ہوئی ہیں۔

○ اپوزیشن نے ۲۹ ستمبر کو پہیہ جام ہڑتال کرنے اور ملک گیر مظاہرے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا کہ ۲۹ ستمبر کو گرتی دیوار کو آخری دھکا دیں گے۔ جس نے ملک بچانا ہے وہ ہمارا ساتھ دے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کو پیشگی مبارکباد ہو۔ ۲۹ ستمبر کو ظالم حکمران بھاگ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگی رہنما جیلوں میں بند کارکنوں کے پاس جائیں ان کے حوصلے بلند کریں اور بتائیں کہ منزل قریب ہے اور بے نظیر بھٹو جانے والی ہیں۔

○ جمعہ کے روز اپوزیشن کی طرف سے دعائے نجات کی اپیل پر عوام مسجدوں میں بھی تقسیم ہو کر رہ گئے۔ کہیں حکومت اور کہیں اپوزیشن سے نجات کی دعائیں مانگی گئیں۔ بعض نمازی "دونوں" سے چھٹکارے اور پاکستان کے استحکام کی دعائیں مانگتے رہے۔ بعض مساجد میں ہاتھاپائی ہوئی۔ جوہر آباد اور فیصل آباد میں آئمہ کرام نے دونوں طرف کے لوگوں کو نکال باہر کیا۔ اے این پی اور مسلم لیگ کے سرکردہ رہنماؤں کی گرفتاری کے باعث پشاور کی کسی مسجد میں بھی حکومت کے خلاف دعائے نجات نہ ہو سکی۔

○ اعلیٰ سرکاری ذرائع نے کہا ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید کو چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی بنانے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

○ امریکی وزیر توانائی نے جو امریکی سرمایہ کاروں کے ایک بہت بڑے وفد کے ساتھ پاکستان آئی ہوئی ہیں، کہا ہے کہ پاکستان میں امریکی سرمایہ کاری کا سیلاب آ جائے گا۔ امریکی وفد کی خاتون سربراہ ہیزل اولیری نے کہا کہ پاکستان امریکی سرمایہ کاری کا "گیٹ وے" بن جائے گا۔ یہاں سے کوئی ہمارے ملک میں آنا چاہے تو ہم خیر مقدم کریں گے۔ توانائی کی پالیسیوں کے بارے میں امریکہ کا پاکستانی حکومت سے مکمل اتفاق ہے۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ملکی ترقی اور خوشحالی کے لئے صحیح سمت اختیار کی ہے اس کا فائدہ مستقبل کی نسلیں اٹھائیں گی۔

○ امریکی وزیر توانائی نے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے دوران انہیں بتایا کہ میں صدارتی مشن پر پاکستان آئی ہوں۔ پاکستان سے ۳۔ ارب ڈالر (قریباً ۹۰ ارب روپے) کے معاہدوں پر دستخط ہوں گے۔

○ جاوید ہاشمی سمیت ۱۰۔ لیگی رہنماؤں کو جیل میں بھیج دیا گیا۔ کارکنوں اور پولیس کے درمیان ہاتھاپائی ہوئی۔ جسمانی ریمانڈ ختم ہونے پر ڈیوٹی مجسٹریٹ نے ۱۴ دن کے لئے جوڈیشل ریمانڈ پر بھیج دیا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ متعلقہ ادارے آٹھ دس دن باقی کام چھوڑ کر سیلاب زدگان کی بحالی کے لئے سرگرم ہو جائیں۔ سیلاب سے متاثرہ کاشتکاروں کو ۱۵۔ اکتوبر تک قرضے فراہم کر دیئے جائیں انہوں نے ڈی جی خان میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ انہار کے افسروں کی غفلت سے بہت نقصان ہوا۔ میں ان کا افسر ہوتا تو ضرور معطل کر دیتا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے خلاف مزید ۵ فوجداری ریفرنس خصوصی عدالت میں دائر کئے جائیں گے۔ سابق وزیر اعظم پر پلاٹوں کی غیر قانونی الاٹمنٹ' اختیارات کے ناجائز استعمال اور سرکاری خزانہ کو نقصان پہنچانے کے الزامات ہیں۔

○ اپوزیشن کے رکن قومی اسمبلی اور سابق وفاقی وزیر شیخ رشید نے بے نظیر بھٹو کے خلاف نااہلی کا ریفرنس قومی اسمبلی کے سپیکر کو پیش کر دیا ہے ریفرنس میں کہا گیا ہے کہ بے نظیر نے عدلیہ کے وقار کے منافی رویہ اختیار کیا ہے۔ سینیارٹی کو نظر انداز کر کے من پسند جج مقرر کئے ہیں۔ انہوں نے درخواست کی ہے کہ یہ ریفرنس چیف الیکشن کمشنر کو بھجوا دیا جائے تاکہ آئین کے تحت انہیں نااہل قرار دیا جاسکے۔

○ لاہور میں مسلم لیگی خواتین نے ایک صوبائی وزیر کی سرکاری کار کو ڈنڈے مار مار کر سخت نقصان پہنچایا۔ یہ خواتین دعائے نجات کے سلسلے میں فیصل چوک میں جمع تھیں۔ اشارے پر قومی پرچم والی گاڑی رکی تو مسلم لیگی خواتین نے پرچموں والے ڈنڈوں سے کار پر حلہ بول دیا۔ اور پندرہ منٹ تک ڈنڈے برساتی رہیں۔ شہری اس نظارے کو دیکھتے رہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے فرانسیسی وزیر دفاع کو میراج طیاروں کے فوری حصول کا اشارہ دے دیا ہے۔ ۴۰ میراج طیاروں کی قیمت تقریباً ۲۔ ارب ڈالر ہوگی۔

○ نیویارک میں جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے کے موقع پر مقبوضہ کشمیر میں مکمل پہیہ جام ہڑتال ہوگی۔ جمعہ کے روز عدالتی کارکنوں وکلاء سرکاری اور نیم سرکاری ملازمین نے مکمل ہڑتال کی۔ ہڑتال کی یہ اپیل کل جماعتی حریت کانفرنس کی طرف سے کی گئی تھی۔

○ حکومت نے تیل و گیس کے شعبے میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو تحفظ دینے کے لئے ایک ریگولیٹری بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر توانائی مسٹر انور سیف اللہ نے کہا کہ ہم امریکی سرمایہ کاری کا بھرپور خیر مقدم کریں گے۔ ایک اعلیٰ سطحی پاکستانی وفد جلد شمالی امریکہ جائے گا۔

○ بھارتی صوبہ گجرات کے صنعتی شہر سورت میں طاعون پھوٹ پڑنے سے کم از کم ۲۰۰۔ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ سینکڑوں لوگ ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ جن میں متعدد کی حالت نازک ہے۔ تمام تعلیمی ادارے سینما گھر۔ کاروباری ادارے اور پارک ایک ہفتے کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔ سینکڑوں لوگ شہر سے نکل کر بمبئی جا رہے ہیں۔ خطرہ ہے کہ وہاں بھی یہ وباء پھوٹ پڑے گی۔

اپنی سابقہ دوکانوں کی مرمت کے بعد
ہم نے اپنا کلینک وہاں منتقل کر لیا ہے
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ

ہمارے دواخانہ کا تیار کردہ
مشہور و معروف چورن
اکسیر معدہ
اب بڑی، چھوٹی ڈبی نئی پیکنگ کے علاوہ
منی پیک میں بھی دستیاب ہے
قیمت 20/- 15/-
خریدتے وقت تسلی کر لیجئے کہ
اکسیر معدہ' خورشید یونانی دواخانہ کا بنا ہوا ہے
منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ فون: 211536

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر
واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے
برکت علی الیکٹرانکس
شہنانہ پلازہ۔ چاندنی چوک
مری روڈ۔ راولپنڈی
فون: 420958

پتہ